بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اِشارات

پچھلے دنوں صوبۂ سرحد کے دَورے کے سلسلے میں زیارت کاکا صاحب کے مقام پر ایک صاحب نے مجھے ایک رُقعہ دیا تھا جس میں میری کتاب "حقوق الزوجین" کے ایک مقام کی غلطی پر انہوں نے مجھے متنبہ فرمایا تھا۔ مَیں نے دَورے سے واپس آکر اس مقام کو دیکھا اور احکام القرآن للجصّاص کی اصل عبارت سے جس کا حوالہ دیتے ہوئے مَیں نے وہ مسئلہ لکھا تھا، اس کا مقابلہ کیا۔ معلوم ہوُا کہ فی الواقع اس جگہ مجھ سے غلطی سرزد ہوگئی ہے، اور احکام القرآن کی عبارت کا وہ منشا نہیں ہے جو مَیں نے بیان کیا ہے۔ چنانچہ مَیں نے حقوق الزوجین کے نئے ایڈیشن میں، جو زیرِ طبع ہے، اس مقام کی اصلاح کر دی ہے۔ جن اصحاب کے پاس اس کتاب کے پُرانے ایڈیشن ہیں وہ بھی اپنے اپنے نسخوں میں اصلاح فرمالیں۔ اللہ تعالیٰ اُن صاحب کو جزائے خیر دے جنہوں نے میری اصلاح کی کوشش فرمائی۔

یہ مقام "ایلاء" کی بحث میں ملیگا۔ مطبوعہ عبارت یہ ہے :-

"صحابۂ کرام میں سے جو لوگ تفقُّہ فی الدین کا شرف رکھتے تھے، مثلاً سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ، ان کی رائے اس باب میں یہی تھی کہ ضرار کی نیت سے عورت کو چھوڑ دینا ایلاء ہے، خواہ قسم کھائی گئی ہو یا نہ کھائی گئی ہو۔"

اس عبارت کے نیچے حاشیہ میں احکام القرآن للجصّاص کا حوالہ ہے۔ اس پوری عبارت کو حاشیہ سمیت حذف کر دیا جائے، اور اس کی جگہ حسبِ ذیل عبارت لکھ دی جائے :-

"اس معاملہ میں امام مالکؒ کی رائے زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر شوہر بیوی کو تکلیف دینے کی نیت سے ترکِ مباشرت کردے تو اس پر بھی ایلاء ہی کا حکم لگایا جائیگا، اگرچہ اس نے قسم نہ کھائی ہو۔ کیونکہ ایلاء پر پابندی عائد کرنے سے شارع کا مقصود ضرار کو روکنا ہے، اور یہ علت اُس ترکِ مباشرت میں بھی پائی جاتی ہے جو حلف کے بغیر